مولای صل وسلم دائما ابدا — درسِ حدیث — علی حبیبک خیر الخلق کلھم

حضرت اَقدس پیرو مرشد مولانا سیّد حامد میاں صاحب ؒ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ اِنتظام ماہنامہ ''اَنوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدس ؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ حضرتِ اَقدس ؒ کے اِس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے۔ (آمین)

''تقدیر'' کا مسئلہ آسان کر دیا بس اِیمان رکھو چاہے حل نہ ہو
جنت اِنعام میں مِل جائے گی
''اِرادہ'' اور ''رضا'' میں فرق ہوتا ہے۔ اِس کائنات کا نظام ''تدریجی'' ہے

(کیسٹ نمبر 84 سائیڈ A 1988 - 02 - 07)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

آقائے نامدار ﷺ نے جن چیزوں پر اِیمان بتایا ہے اُن میں تقدیرِ اِلٰہی بھی ہے ہر مسلمان کا اِیمان ہے کہ جو وجود میں آرہا ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جو اِیمان کے کلمات ہیں اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی.

یعنی تقدیر جو بھی ہے بہتر ہو یا بہتر نہ ہو سب اللہ کی طرف سے ہے خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی سب اللہ کے علم میں ہے یہ نہیں ہے کہ بغیر اُس کے اِرادے کے کوئی چیز وجود میں آرہی ہو ایسا نہیں ہے جو چیز بھی وجود میں آتی ہے اُس کا اِرادہ ہے لیکن ''اِرادہ'' ''رضا'' نہیں ہوتا ہر جگہ ﴿وَلَا یَرْضٰی لِعِبَادِہِ الْکُفْرَ﴾ اپنے بندوں کے لیے وہ کفر پر راضی نہیں ہے اُس کو اپنی خوشنودی سے نہیں نوازتے۔

تو حق تعالیٰ نے یہ عالم جو پیدا فرمایا ہے یہ کیا ایسے ہے کہ بے سوچے سمجھے ہو گیا ایسے نہیں ہے تمام چیزیں مرتب ہیں اور تمام چیزیں حساب سے ہیں اور ایسا پختہ حساب اور نظام ہے کہ اُس میں ذرّہ

برابر فرق نہیں آتا لمحہ بھر کا بھی فرق نہیں آتا ﴿مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا اِلَّا بِالْحَقِّ﴾ جو کچھ ہم نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین میں وہ سب حق پیدا کیا ﴿اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾ ﴿رَبَّنَا مَاخَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلاً﴾ جو کچھ تو نے پیدا فرمایا ہے یہ، کوئی چیز اِس میں باطل نہیں سب حق ہے یعنی صحیح ہے اور سچ ہے تو حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے یہ حق پیدا کیا یعنی صحیح پیدا کیا اور یہاں کی تمام چیزوں کو ایک خاص نظام عطا فرمادیا، یہ عطا فرمانا اُس کے اِختیار سے ہے۔

تدریجی عمل، بلا سبب کچھ نہیں :

نظام ایک یہ بنادیا کہ تمام چیزیں آہستہ آہستہ ہوں گی ﴿هُوَالَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَيَّامٍ﴾ اللہ تعالیٰ کے یہاں تو جو بھی کام ہے وہ اِرادہ کرتے ہی ہوجاتا ہے لیکن زمین و آسمان کو اُس نے چھ دِن میں پیدا فرمایا ہے بہت عرصہ لگا کر پیدا فرمایا وہ چاہتا تو سیکنڈ سے بھی کم لگ سکتا تھا لیکن یہ تدریج ہے درجہ بندی ہے یعنی اِس پورے عالم کو ایسا کردیا گیا ہے کہ اِس میں درجہ بدرجہ ہی کام ہوگا، اَب جتنی بھی چیزیں ہیں درجہ بدرجہ ہی ہوتی ہیں اور اُن میں یہ تمیز کرنی بھی بعض دفعہ مشکل ہوجاتی ہے اگر غور نہ کریں، اگر غور نہ کریں تو پھر یہ تمیز مشکل ہوجاتی ہے کہ فلاں کام کسی سبب سے ہوا ہے یا خود بخود خدا کی قدرت سے ہوگیا ہے تو اِس واسطے مادّہ پرست کچھ طبقہ تھوڑا طبقہ رہا ہے ضرور، کہتے ہیں سب کچھ خود بخود ہی ہوجاتا ہے، رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں بھی تھا قرآنِ پاک میں بھی اُن کا ذکر آیا ہے اَب بھی ہیں رُوس میں جو کمیونسٹ ہیں وہ اُن نظریات کے لیکن کمیونسٹ خود رُوس کے اَندر بھی کم ہیں کیونکہ اُنہیں اَسباب میں اور غیر اَسباب میں تمیز نہیں ہے جو چیز (بظاہر) سمجھ میں آتی ہے یہ ہے کہ ایسے ہے ایسے ہے ایسے ہوگی اگر ہم یہ کرلیتے تو یہ نہ ہوتا اور یہ نہیں کیا تو یوں ہوگیا اِس طرح کی چیزیں اُن کے ذہنوں میں آتی ہیں لیکن حق تعالیٰ نے فرمایا کہ ایسے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی قضا اور قدر جو ہے وہ (اصل میں کارفرما) ہے اور اِس میں نظام جو ہے وہ ترتیب سے آہستہ آہستہ ہی چلے گا یہ نہیں ہے کہ بچہ آج پیدا ہوا کل جوان ہوجائے بوڑھا ہوجائے ایسے نہیں ہوتا، وہ پیدا ہوگا وہ ترتیب سے

چلنے گا پھر آگے بڑھے گا پھر وہ بیٹھنا شروع کرے گا پھر چلنا شروع کرے گا پھر کھڑا ہونا شروع کرے گا بہت آہستہ آہستہ، ایک نظام ہر نوع کے لیے بنادیا، مرغی کا بچہ تھوڑی دیر بعد وہ چلنا شروع ہوجاتا ہے اور دانا چگنا شروع کردیتا ہے اور جانور ہیں اُن کا اور حساب ہے، ہر ایک کا جو حساب بنادیا ہے وہی چلا آرہا ہے تو حق تعالیٰ نے تمام نظام ایک بنایا ہے اِس پر غور کرو یہ حق ہے یہ صحیح ہے یہ سچ ہے اور بیکار نہیں ہے نتائج ہیں اِس کے، بے فائدہ نہیں ہے، یہ زندگی دی گئی اِس میں کام کریں گے نیکیاں کریں گے تو کام آئیں گی یہ۔

''تقدیر'' پر اِشکال :

لیکن اِس میں یہ اِشکال پڑتا تھا کہ تمام چیزیں جو خدا کی طرف سے ہیں تو پھر بندوں کی گرفت اور بندوں کو ثواب دونوں ہی باتیں ایسی ہیں تو اِس طرح کے اِشکال ہوتے رہتے ہیں، بعض لوگوں نے کہا ہے کہ اِنسان تو بالکل مجبور ہے ایک طبقہ ایسا پیدا ہوگیا ہے اور ایک طبقہ اِس کے برخلاف ہے بالکل برعکس ہوگیا لیکن سب باطل اور غلط ہیں۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ یہ بصرہ میں آئے ہیں صفین (کی لڑائی) سے ایک سال پہلے یعنی جمل (کی لڑائی) جو ہوئی ہے تو اُس وقت یہ بصرہ میں آچکے تھے اُس کے بعد صفین کی لڑائی ہوئی ہے اُس سے پہلے یہ مدینہ طیبہ میں رہے ہیں اِن کی والدہ ماجدہ جو تھیں وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مولات تھیں (یعنی) آزاد کردہ تھیں تو کچھ لوگ کہتے ہیں کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد بصرہ آگئی تھیں یہ بات صحیح نہیں ہے وہیں رہی ہیں وہ، حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ (بھی اُن کے ساتھ) وہیں رہے ہیں پھر اِن کی والدہ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا جو زوجۂ مطہرہ تھیں اُن کی خدمت کرتی رہی ہیں اور کبھی کبھی ایسے ہوتا تھا جب وہ روتے تھے تو وہ بہلانے کے لیے اپنا دُودھ دے دیتی تھیں، تو حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی پرورش مدینہ طیبہ میں ہوئی ہے اور بعد میں جب یہ بڑے ہوئے ہیں تب بصرہ آئے ہیں پھر بصرہ ہی رہنا ہوا ہے وطن ہی گویا بصرہ بنالیا حسن بصری اور اِبن سیرین رحمۃ اللہ علیہم

یہ ایک دور میں ہی گزرے ہیں جن تعبیر کی کتاب ہے اور تعبیرات بڑی عجیب و غریب ہیں۔

تقدیر سے متعلق حضرت حسن بصریؒ کا خط :

تو حضرت حسن بصریؒ نے حضرت حسن (بن علی) رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ایک عریضہ لکھا اُس میں تقدیر ہی کے بارے میں اِسی طرح کا سوال تھا تو اُنہوں نے اُس کا جواب بھی تحریر فرمایا وہ مُلا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے نقل فرمایا ہے وہ تحریر فرماتے ہیں اِس میں

مَنْ لَّمْ یُؤْمِنْ بِقَضَآءِ اللّٰهِ وَقَدْرِهٖ خَیْرِهٖ وَشَرِّهٖ فَقَدْ کَفَرَ اِسلام کی رُو سے جو آدمی اللہ تعالیٰ کی قضا اور قدر پر تقدیر پر اِیمان نہیں رکھتا خیر اور شر دونوں کو مِلا کر اِیمان نہیں رکھتا تو وہ تو کافر ہے وَمَنْ حَمَلَ ذَنْبَهٗ عَلٰی رَبِّهٖ فَقَدْ فَجَرَ اور جو آدمی اپنی نافرمانی اور اپنا گناہ اللہ تعالیٰ پر ڈالے تو اُس نے یہ فسق و فجور کا کام کیا بہت برا کام کیا۔

وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی لَا یُطَاعُ اسْتِکْرَاهًا اللہ تعالیٰ کی اِطاعت آپ سے جبر کر کے نہیں کرائی جا رہی بلکہ آپ کو اِختیار کچھ دیا گیا ہے جب تک اِس عالَم میں ہیں جب تک وہ عالَم نظر نہیں آرہا تو اللہ تعالیٰ کی اِطاعت جبرًا نہیں کرائی جا رہی۔

وَلَا یُعْصٰی بِغَلَبَةٍ اور یہ بھی نہیں کہ اُس کی نافرمانی جو ہے وہ کوئی زور آور کر رہا ہے اللہ سے زیادہ زور آور یہ بھی نہیں ہے لِاَنَّهٗ تَعَالٰی مَالِكٌ لِمَا مَلَّکَهُمْ اللہ تعالیٰ نے جواُن کو دیا ہے جو طاقت دی ہے جو اِستطاعت دی ہے جو ہاتھوں پاؤں میں جان دی ہے اِن تمام چیزوں کا مالک اللہ تعالیٰ ہے تو کوئی نہ نافرمانی کر سکتا ہے اُس کی کہ اُس سے زور آور ہو جائے زور کیسے ہو سکتا ہے دیا ہوا اُسی کا ہے سب کچھ۔

وَقَادِرٌ عَلٰی مَا اَقْدَرَهُمْ جس چیز پر اِنسانوں کو قدرت عطا فرمائی ہے اُس پر وہ خود بھی قادر ہے، لیکن یہ تو اِمتحان کے طور پر گویا دیا ہے اِختیار۔

فَاِنْ عَمِلُوْا بِالطَّاعَةِ لَمْ يَحُلْ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا عَمِلُوْا اگر بندے نیک کام کریں تو اللہ تعالیٰ حائل نہیں ہوتا کہ بیچ میں روک دے اُنہیں۔

وَاِنْ عَمِلُوْا بِالْمَعْصِيَةِ فَلَوْ شَاءَ لَحَالَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا عَمِلُوْا اور اگر اُس کی نافرمانی کرتے ہیں تو اگر خدا چاہے تو حائل ہوسکتا ہے درمیان میں رُکاوٹ پیدا فرما دے، یہ ہوسکتا ہے۔

فَاِنْ لَّمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ هُوَ الَّذِیْ جَبَرَهُمْ عَلٰی ذٰلِكَ اگر اللہ تعالیٰ معصیت کرنے والے کی معصیت کے عمل کے درمیان حائل نہیں ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے اُس کو معصیت کرنے پر مجبور بھی نہیں کیا۔

وَلَوْ جَبَرَ اللّٰهُ الْخَلْقَ عَلَی الطَّاعَةِ لَاَسْقَطَ عَنْهُمُ الثَّوَابَ اگر حق تعالیٰ نے بندوں کو اِطاعت پر مجبور کیا ہوتا تو ثواب ختم کر دیا ہوتا۔

وَلَوْ جَبَرَهُمْ عَلَی الْمَعْصِيَةِ لَاَسْقَطَ عَنْهُمُ الْعِقَابَ لَاَسْقَطَ عَنْهُمُ الْعَذَابَ اگر اُنہیں مجبور کرتے اللہ تعالیٰ معصیت پر تو عذاب ساقط کر دیتے۔

وَلَوْ اَهْمَلَهُمْ كَانَ ذٰلِكَ عَجْزًا فِی الْقُدْرَةِ اور اگر یہ مان لو کہ اللہ تعالیٰ نے تو ایسے ہی چھوڑ دیا ہے بندوں کو تو اِس کا مطلب یہ ہوگا کہ معاذ اللہ ! اللہ تعالیٰ کی قدرت ناتمام ہے وہ عاجز آگیا ہے یہ بات نہیں ہوسکتی۔

وَلٰكِنْ لَّهٗ فِيْهِمُ الْمَشِيْئَةُ الَّتِیْ غَيَّبَهَا عَنْهُمْ اصل بات یہ ہے کہ بندوں میں اللہ تعالیٰ کی مشیت کام کرتی ہے اِرادہ کام کرتا ہے یہ مشیت نظر نہیں آتی یہ غائب ہے اِس پر فقط اِیمان بتایا گیا ہے نظر نہیں آتی یہ۔

فَاِنْ عَمِلُوْا بِالطَّاعَةِ فَلَهُ الْمِنَّةُ عَلَيْهِمْ اگر بندے نیکی کرتے ہیں تو یہ بندوں پر خدا کا اِحسان ہے۔

وَاِنْ عَمِلُوْا بِالْمَعْصِيَةِ فَلَهُ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ اگر یہ گناہ کا کام کریں تو گناہ کا کام

کرنے پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے حجت قائم ہو جائے گی چونکہ اَنبیائے کرام پہنچا چکے اور ہر ایک تک اِسلام پہنچ چکا وَالسَّلَامُ [1]

بس یہ اُنہوں نے تحریر فرمایا ہے تو اِس کی تعریف بھی بہت کی ہے مُلا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہ یہ اُن کا گرامی نامہ ایسا عجیب ہے کہ اِس میں مشکوٰۃِ نبوت، نبوت کے چراغ کے اَنوار نظر آتے ہیں کیونکہ وہ رسول اللہ ﷺ کی اَولاد میں بنتے ہیں تو حق تعالیٰ نے اُن کے لیے اِتنی سمجھ آسان فرمائی کہ وہ دُوسرے کو بھی اِن الفاظ میں سمجھا سکے ورنہ سمجھانا بھی بہت مشکل ہے اِس مسئلہ کو چھیڑنا بھی بہت مشکل ہے اور اِس مسئلہ میں خوض جو ہے غور وفکر کرنا وہ تو بالکل ہی روک دیا ہے کہ ایسا نہ کرو کیونکہ اِسے حل کر نہیں سکتے جب حل نہیں کر سکو گے تو اُلجھن پیدا ہوگی اُلجھن پیدا ہوگی فائدہ کوئی بھی نہیں حاصل ہوگا تشویش ہوگی اور معاذ اللہ اگر شک پیدا ہو گیا تو اور نقصان ہوگا۔ لہٰذا بس اللہ کی ذات پر اِیمان اور تقدیر پر اِیمان اور جو خدا کے رسول اللہ ﷺ نے پہنچا دیا ہے اُس پر اِیمان اِتنا ہی کافی ہے اور خود تم جانتے ہو نیکی کیا ہے برائی کیا ہے اور تم نیکی کرو اور برائی سے بچو، خود بھی بچو دُوسروں کو بھی بچاؤ، نیکی خود بھی کرو دُوسروں کو بھی تلقین کرو نیکی کی تو یہی کام کرتے رہو۔

غیب پر اِیمان، اِمتحان میں کامیابی :

باقی یہ کہ تقدیر پر تو اِیمان بتایا گیا ہے نظر وہ کسی کو بھی نہیں آتی یعنی اللہ کا علم کامِل، اللہ کی قدرت کامِل، اللہ کا قبضہ کامِل، یہ معنٰی ہے اور جو کچھ اُس نے لکھ دیا ہے وہ ہمیں نظر نہیں آرہا اگر وہ نظر آجاتا تو پھر عذاب یا ثواب اِس میں ضرور کمی ہوگئی ہوتی کہ کوئی حجت تو بندہ خدا کے سامنے پیش کر سکتا ہے اور جیسے اِنہوں نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجبور نہیں کیا کسی بھی چیز پر بلکہ ایک دارُالامتحان میں چھوڑ دیا ہے اُسے جیسے کوئی چابی بھر کر کھلونا چھوڑ دے کہ وہ خود ہی اِدھر اُدھر چلتا رہے گا کچھ عرصہ کے لیے ﴿ وَلَكُمْ فِى الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ﴾ ایک عرصہ تک جب تک خدا نے مقدر فرمایا ہے اُس وقت تک تم زمین میں رہو گے بھی، مستقر ہے یہ تمہارا اور ایک نفع حاصل کرنے کی بھی چیز ومتاع ہے، اِس

---

[1] مرقاۃ المفاتیح رقم الحدیث ۲ ج ۱ ص ۱۲۳

سے ہی فائدہ بھی اُٹھاؤ، اِسی کی پیدوار کھاؤ پیو، اِسی کی پیداوار خرچ کرو، اِسی کی پیداوار سے پہنو۔

تو حق تعالیٰ نے ہمیں بہت سی چیزیں ایسی ہیں کہ جن پر (صرف) اِیمان بتلایا ہے ہمیں وہ نظر نہیں آتیں تو ہمارا تو ''اِیمان بالغیب'' ہے اور قرآنِ پاک میں شروع ہی میں ہے ﴿هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ﴾ اُن لوگوں کے لیے ہدایت ہے جو تقوے والے ہیں خود ہی تفسیر آگے فرمادی متقین کی ﴿اَلَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ﴾ نماز اور خرچ یعنی مالیات معاشیات معاشرت یہ ساقط نہیں ہوسکتی شریعت نے اِس کو اُتنا ہی اہتمام دیا ہے جتنی اِنسانی ضرورت کی ضرورت تھی اِنسان کو جتنی ضرورت تھی اُتنا ہی اہتمام اِقامتِ صلوۃ پھر زکوۃ ساتھ لگا دیا کہ یہ بھی کرو معاشرت معاشیات تو جو لوگ یہ کرتے ہیں گویا جان سے تو جانی عبادت کرلی اور جان کے بعد مال کا درجہ ہے خدا کی راہ میں وہ بھی خرچ کردیا اُس میں بھی بخل نہیں کرنا جہاں جتنی ضرورت ہوتی ہے اور جتنی اُس کی اِستطاعت ہوتی ہے وہ خرچ کرتا رہتا ہے تو وہ متقین ہیں اُن کے لیے ہدایت ہے تو اِیمان بالغیب ہوا، بعد میں (عین موت کے وقت) تو اِیمان پھر خود ہی ہوجاتا ہے اگر نظر آنے لگے تو پھر کفر کا سوال ہی کوئی نہیں وہ تو سب ہی کچھ نظر آتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اِسلام پر اِستقامت دے، صحیح عقائد پر اِستقامت دے اور آخرت میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ محشور فرمائے، آمین۔ اِختتامی دُعا........

❁ ❁ ❁

مخیّر حضرات سے اَپیل

جامعہ مدنیہ جدید میں بحمد اللہ چار منزلہ دارُ الاقامہ (ہوسٹل) کی تعمیر شروع ہو چکی ہے پہلی منزل پر ڈھائی کروڑ روپے کی لاگت کا تخمینہ ہے، مخیّر حضرات کو اِس کارِ خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی دعوت دی جاتی ہے، اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ (اِدارہ)